جلد ۵۲/۱۷ ۲۴ امان ۱۳۴۲ ہش ۲۷ شوال ۱۳۸۲ھ ۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء نمبر ۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۳ مارچ بوقت ½۸ بجے صبح

کل دوپہر کے وقت اور شام کو حضور کو گھبراہٹ کی تکلیف ہو گئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی چوالیسویں مجلس مشاورت شروع ہو گئی

حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ادا فرمائے

ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور و فکر کیلئے چار سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ ۲۳ مارچ۔ کل مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۳ء بروز جمعہ ساڑھے چار بجے سہ پہر تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں جماعت احمدیہ کی چوالیسویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہو گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت مجلس شوریٰ کا افتتاح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مختصر خطاب پُرسوز اجتماعی دعا سے فرمایا۔ افتتاحی اجلاس میں جو ساڑھے چار بجے سہ پہر سے ساڑھے چھ بجے شام تک جاری رہا ایجنڈے کی تجاویز پر غور و فکر کے لئے چار سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ افتتاحی اجلاس میں مشرقی اور مغربی پاکستان کی ۲۳۰ جماعتوں کے ۲۶۴ نمائندوں نے شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس کی مختصر روئداد

کل مورخہ ۲۲ مارچ کو صبح ہی سے وقفہ وقفہ کے ساتھ ہلکی ہلکی بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ مسجد مبارک میں جمعہ اور عصر کی نمازیں اکٹھی باجماعت ادا کرنے کے بعد دوپہر کے بعد سے ہی نمائندگان شہر سے تعلیم الاسلام کالج پہنچ کر ہال میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ چونکہ اس وقت بارش رکی ہوئی تھی۔ احباب اس خیال سے کہ بارش پھر نہ شروع ہو جائے ۴ بجے سے بہت پہلے ہی ہال میں جمع ہو چکے تھے۔ ساڑھے چار بجے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے تشریف لانے پر جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ جونہی آپ سٹیج پر تشریف فرما ہوئے سیکرٹری شاورت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالت کی وجہ مجلس شوریٰ میں تشریف نہیں لا سکیں گے اس لئے حضور کے ارشاد کے بموجب شوریٰ کے اجلاسوں میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی صدارت کے فرائض سرانجام دیں گے۔ اس اعلان کے بعد انہوں نے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ کرسی صدارت پر تشریف فرما ہو کر مجلس شوریٰ کی کارروائی کا آغاز فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا افتتاحی خطاب

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد نمائندگان کو مخاطب کرتے ہوئے پہلے بلند آواز میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور پھر فرمایا۔ یہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذرہ نوازی ہے کہ مجھے اس کام کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ مگر میرا یہ سال کافی بیماری اور کمزوری میں گزرا ہے جس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اس فرض کو نبھانے اور احسن طریق پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ نے فرمایا دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مجلس مشاورت کی نمائندگی ایک بڑی مقدس امانت ہے۔ اولاً یہ مقدس امانت ہے ان لوگوں کے لئے جو اہل افراد کو نمائندہ بنا کر بھیجتے ہیں۔ وہ وقت تو گزر گیا اور انہوں نے اپنے نمائندے منتخب کر کے یہاں بھجوا دیئے۔ اب یہ مقدس امانت ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنی اپنی جماعتوں کی نمائندگی میں یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ان کے سپرد جو امانت ہے وہ یہی ہے کہ وہ پوری ذمہ داری سے نمائندگی کے فرائض کو ادا کریں۔

میں پہلے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو برکت سے نوازے ہماری زبانوں پر حق جاری ہو اور وہ ہمیں ایسے راستوں سے بچائے جو اسلام اور سلسلہ کے لئے نقصان کا پہلو رکھتے ہوں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ مارچ۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں باہمی اتحاد اور محبت و اخوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

ربوہ ۲۳ مارچ۔ پرسوں رات سے یہاں مطلع ابر آلود ہے اور وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش ہو رہی ہے جس کی وجہ سے فضا میں خنکی بڑھ گئی ہے۔ آج صبح بھی مطلع بدستور ابر آلود ہے۔ اور مزید بارش کا امکان ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق تھا کہ آپ دعا کے شروع میں پہلے سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے اور پھر درود پڑھنے کے بعد وہ مقصد خدا کے حضور میں عرض کرتے تھے جس کے متعلق دعا کرنی مقصود ہوتی تھی۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ بھی دعا کے وقت اس کا خاص التزام کیا کرتے تھے۔ سورۃ فاتحہ ایک بہت جامع دعا ہے اور عظیم الشان برکات اپنے اندر رکھتی ہے۔ درود میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ترقی کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی بھی اس میں شامل ہے۔ پس دوست اس وقت بھی افتتاحی دعا میں پہلے سورۃ فاتحہ پڑھیں اور پھر درود شریف پڑھنے کے بعد دوسری معروف دعائیں پڑھیں۔ جیسے رب کل شیء خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا اور اللّٰھم ایدنا بروح القدس اور اسی طرح دوسری دعائیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۳)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء

بیعت کا مقصد

حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر تھے۔ آپ اسلام کی سچی تعلیم لیکر یہود کی طرف مبعوث ہوئے تھے مگر بعد میں عیسائیوں نے بت پرستوں کے تتبع میں آپ کو خود اللہ تعالیٰ یا اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنا لیا اور یہ بت پرستانہ عقائد وضع کر لئے کہ دنیا کے گناہوں کے لئے تین دن کی لعنتی موت قبول کر کے آپ انسانوں کے لئے کفارہ بن گئے ہیں اب صرف آپ پر ایمان لے آنا ہی انسان کے لئے کافی ہے۔ جو شخص آپ کو خدا تعالیٰ کا بیٹا تسلیم کر کے آپ پر ایمان لاتا ہے وہ نجات پا جاتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ بت پرستانہ ادیان میں چونکہ غیر معقول باتوں پر ایمان لانا نجات کا باعث سمجھا جاتا تھا اس لئے دین یہ چاہتا تھا کہ لوگ انکے تیار کردہ بت کو یا ایک دو زیادہ سے زیادہ چھوٹے اسپر چڑھائیں اسلئے انہوں نے نجات کا دارو مدار صرف مان لینے پر ہی رکھ دیا تھا اور ماننے کا طریق یہ تھا کہ بتوں کی پوجا پاٹ کی جائے اور ان پر چڑھاوے چڑھائے جائیں۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو صحیح اسلام کی تعلیم دی تھی مگر چونکہ یہودیوں نے آپ کو رد کر دیا تھا اسلئے آپ کے شاگرد دوسری قوموں کی طرف متوجہ ہو گئے جن میں یورپ کی رومن قوم فائق تھی اور ترقی یافتہ بت پرستی میں مبتلا تھی۔

مسیح ناصری علیہ السلام کے ماننے والوں نے بت پرستوں کی ذہنیت کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی ایک نجات دہندہ کی صورت میں پیش کیا اور رفتہ رفتہ بت پرستوں ہی کے تمام رسومات اور عقائد عیسائیت کا بھی طرہ امتیاز بنا دئے گئے۔ تاہم اس کے ساتھ مسیح ناصری علیہ السلام کی حقیقی تعلیمات بھی مذہب میں دخل انداز رہیں مگر نجات کا تمام انحصار صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے اور ان کا انسانوں کے گناہوں کے تین دن لعنتی موت اختیار کرنے پر رکھ دیا اور اس کا نام کفارہ رکھا گیا۔ اور جو لوگ عیسائیت کا بپتسمہ لیتے ہیں ان کا صرف ایمان لے آنا ہی ان کی نجات کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے۔

اسلام نے آ کر نہایت زور سے اس عقیدہ کی تردید کی اور بتایا کہ ایمان باللہ والرسول بے شک بنیادی امر ہے لیکن بغیر اعمال صالح کے ایمان کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا۔ قرآن کریم نے بتایا کہ الا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ انسان کی نجات ایمان اور اعمال صالح دونوں پر انحصار رکھتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی جو شرائط مقرر کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بیعت کے معنی صرف یہ نہیں ہیں کہ بس بیعت کر لی تو انسان کو ہی وہ سعادت اور فلاح حاصل ہو جاتی ہے جو وہ ہر ایماندار انسان کے لئے مقرر کرتا ہے۔ بیعت دراصل از سر نو ان باتوں پر ایمان لانے کے مترادف ہوتا ہے جو اسلام کے پیش نظر ہیں۔ اگر کوئی انسان سمجھتا ہے کہ وہ ایمان لے آیا ہے اب اعمال صالح کی اس کو کوئی ضرورت نہیں تو اس کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایسا ایمان اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

قرآن کریم میں سورہ صف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یا یھا الذین امنوا ھل
ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم
من عذاب الیم۔ تؤمنون
باللہ ورسولہ وتجاھدون
فی سبیل اللہ باموالکم
وانفسکم۔

یعنی اے مسلمانو عذاب الیم سے بچنے کا یہ طریقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے راستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔

جب کوئی انسان بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوتا ہے وہ دراصل قرآن کریم کی اسی ہدایت پر عمل کرتا ہے خواہ وہ پہلے مسلمان ہی ہو لیکن بیعت کر کے وہ از سر نو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے مگر جیسا کہ آیہ کریمہ سے واضح ہے صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر از سر نو ایمان لے آنا ہی کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ بیعت کرنے والے یا از سر نو ایمان لانے والے کو عذاب الیم سے نجات نہیں ہو سکتی جب تک وہ اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد نہ کرے۔

یہی وجہ ہے کہ جب کوئی انسان بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوتا ہے تو اس کو یہ نہیں کہا جاتا کہ جاؤ اب تمہاری نجات ہو گئی ہے بلکہ اس سے اقرار کرایا جاتا ہے کہ وہ ان شرائط پر دل و جان سے عمل پیرا ہو گا جو بیعت کی مقرر کی گئی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تین اشخاص نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بعد بیعت آپ نے مبائعین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ

آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔ آج کل بلا کا زمانہ ہے۔ طاعون ہر طرف پھیل رہی ہے صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں سے گزارو۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو۔ جب ابتلا کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دعا۔ تضرع صدقہ خیرات کرو۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔ مثل مشہور ہے کہ منتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا۔ تما ماننا انسان کے کام نہیں آتا۔ اگر انسان مان کر پھر اسے پس پشت ڈال دے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔

عمل صالح کی تعریف:- قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں۔ ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) عجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں اُن سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم۔ عجب۔ ریا۔ تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے۔ اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اُسے کیا فائدہ ہو گا۔

اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے۔ اب آئندہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپ کو تم نے کتنا صاف کیا۔ اب زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تقویٰ کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔

بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہیئے۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا۔ ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔ کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی۔ جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی۔ ربّ کل شیئٍ خادمک ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۷۴-۲۷۶)

تقریر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب برموقع جلسہ سالانہ

ختم نبوت کی زندہ حقیقت

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا نظریہ ہی علمی اور افادی حقائق پر مبنی ہے

۳

بہرحال ہمارا یہ دعوے ہے کہ سارے قرآن مجید میں کوئی ایک آیت کیا کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس سے ہمارے بیدد موے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یا ختم نبوت کے اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے جو غیر از جماعت احباب اور ان کے علماء پیش کرتے ہیں۔ برعکس اس کے قرآن کریم میں متعدد اس قسم کی آیات پائی جاتی ہیں۔ جن میں نہایت وضاحت کے ساتھ یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین میں سے آپ کے بعد بھی تابع اور امتی نبی آتے رہیں گے۔

پہلی آیت

اس سلسلہ میں پہلی آیت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلی سورۃ میں دعا کے طور پر سکھائی ہے فرماتا ہے یہ دعا مانگا کرو۔

اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیھم
غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

اے اللہ تو ہمیں صراط مستقیم کی طرف آنے کی طاقت دے اور ان لوگوں کے راستہ پر چلا جن پر تو نے انعام فرمایا ہے ان کی راہ سے بچا جو مغضوب علیھم تھے یا گمراہ اور ضالین تھے۔ یہ آیت جو روزانہ ہر ایک مسلمان کم از کم تیس بار دن میں پڑھتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین کے لئے ایک عظیم الشان بشارت کی خبر دے رہی ہے۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ مسلمانوں کو یہ دعا سکھاتا ہے کہ تم مجھ سے وہ انعام مانگو۔ جو میں تم سے پہلی امتوں کے لوگوں میں کرتا رہا ہوں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس دعا میں صرف ہدایت طلب کرنا مقصود نہیں۔ کیونکہ اگر صرف یہی مقصود ہوتا تو اھدنا الصراط المستقیم کے الفاظ کہنا کافی تھا اس کے ساتھ صراط الذین انعمت علیھم کے الفاظ زیادہ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ ان الفاظ کا زیادہ کرنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ گزشتہ انعام پانے والوں کے انعام حاصل کرنے کے لئے دعا سکھائی گئی ہے پہلی قوموں نے کیا انعامات حاصل کئے تھے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

واذ قال موسیٰ لقومہ
اذکروا نعمت اللہ علیکم
اذ جعل فیکم انبیاء و
جعلکم ملوکا (المائدہ آیت ۳۱)

کہ موسےٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم اللہ تعالےٰ کے اس انعام کو یاد کرو کہ اس نے تم میں انبیاء پیدا کئے۔ اور اس نے تمہیں بادشاہت عطا کی۔ سورۂ فاتحہ کی دعا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اور اس آیت کو یکجائی طور پر دیکھا جائے تو صاف واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو نبوت اور بادشاہت دونوں قسم کے انعام ملیں گے کیونکہ وہ خیر امت ہے اور خیر الرسل کو ماننے والے ہیں۔ ورنہ اس دعا کے سکھانے کا مقصد ہی کیا تھا؟ اگر نبوت کا حصول ناممکن تھا اور ختم نبوت کا یہ مفہوم تھا۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہیں آسکتا اور خاتم النبیین سے یہ مراد تھی کہ اب آپ سب سے آخری نبی ان معنوں میں ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہ ہوگا۔ تو خدا تعالےٰ نے یہ دعا کیوں مسلمانوں کو سکھائی۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے لئے نبوت کا انعام ممکن الحصول تھا جس طرح بادشاہت کا انعام ممکن الحصول ہے:

دوسری آیت

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ومن یطع اللہ والرسول
فاولئک مع الذین
انعم اللہ علیھم من
النبیین والصدیقین
والشھداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا۔
(النساء آیت ۷۰)

یعنی جو لوگ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ شامل کئے جائیں گے۔ جن پر ہم نے انعام کیا۔ یعنی نبی۔ صدیق اور شہید اور صالح اور یہ سب انعام پانے والے لوگ بہترین رفیق ہیں۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے ایک انسان صالحیت کے مقام سے ترقی کرکے نبوت کے مقام تک پہنچ سکتا ہے۔ اگر آیت کے یہ معنے کئے جائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے صرف ظاہری طور پر نبیوں کے ساتھ ہوں گے مگر نبی نہیں ہوں گے۔ تو یہی تشریح دوسرے تین مدارج کے بارہ میں بھی کرنی پڑے گی۔ کہ وہ صدیق کے ساتھ ہوں گے مگر صدیق نہ ہوں گے۔ وہ شہید کے ساتھ ہوں گے مگر شہید نہ ہوں گے۔ وہ صالح کے ساتھ ہوں گے مگر صالح نہیں ہوں گے اور ظاہر ہے کہ یہ تشریح و توضیح صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند کے صریح منافی ہیں کہ آپ کی پیروی سے کوئی شخص صدیق اور صالح بھی نہیں ہوسکتا۔ بلکہ صرف ظاہری طور پر ان کے ساتھ ہوگا۔ یہ آیت کس صراحت اور وضاحت کے ساتھ امت محمدیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں نبوت کا دروازہ کھول رہی ہے۔ اور ختم نبوت کی اس حقیقت کو جو ہمارے مسلمان بھائی پیش کرتے ہیں رد کر رہی ہے۔

تیسری آیت

ایک اور آیت قرآن کریم کی سنیئے جس میں امت محمدیہ میں صریح طور پر رسولوں کی آمد کا وعدہ دیا گیا ہے۔ فرمایا۔

یا بنی آدم اما یاتینکم
رسل منکم یقصون
علیکم آیاتی فمن اتقی
واصلح فلا خوف علیھم
ولا ھم یحزنون
(الاعراف آیت ۳۶)

یعنی اے بنی آدم۔ اگر آئندہ تمہارے پاس تمہیں میں سے خدا تعالےٰ کے رسول آئیں جو تم کو خدا تعالےٰ کی آیات پڑھ کر سنائیں تو تم ہرگز انکار نہ کرنا بلکہ ایمان لے آنا کیونکہ جو لوگ رسولوں کی آمد پر تقوےٰ اختیار کرتے ہیں۔ وہ خوف اور حزن سے محفوظ

ہو جاتے ہیں

مجھے یاد آیا۔ جب ۱۹۳۵ء میں نیروبی میں مولوی لال حسین صاحب اختر سے میرا مناظرہ اجرائے نبوت کے مسئلہ پر ہوا۔ اور قرآن کریم کی یہ آیت بطور دلیل کے میں نے پیش کی۔ اور بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے آدم زادوں کو یہ خطاب فرمایا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ جب تم میں کوئی رسول مبعوث ہو۔ تو اس کا انکار نہ کرنا اور اسے مان لینا تو مولوی لال حسین صاحب اختر تقریر کے دوران میں شور مچانے لگے کہ یہ تو بنی آدم کو خطاب ہے۔ اس پر میں نے جواب دیا اور کہا میں تو آپ سب کو بنی آدم میں ہی خیال کرتا اور انسان ہی سمجھتا ہوں معلوم نہیں آپ اپنے تئیں کیا سمجھتے ہیں۔ شرمندگی سے یہ جواب سنکر خاموش ہوگئے۔

واضح رہے کہ اس آیت کے آگے پیچھے کے الفاظ واضح طور پر یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ یہ آیت آئندہ زمانہ کے لوگوں کے لئے ہے نہ کہ کسی گزشتہ قوم کے لئے۔ اس آیت میں بڑی وضاحت کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا ہے کہ جب تک آدم زاد موجود ہیں اور صفحۂ زمین انسانوں سے آباد ہے ان میں نبی اور رسول آتے رہیں گے۔ اور انسانوں کا فرض ہے کہ وہ ان کی مخالفت سے بچیں اور انکار کا طریق اختیار نہ کریں۔ بلکہ ان کی ہدایت کو تسلیم کرکے اپنی اصلاح کریں۔

امام جلال الدین صاحب سیوطی لکھتے ہیں:

فانہ خطاب لاھل
ذالک الزمان ولکل
من بعدھم (تفسیر اتقان جلد ۲
صفحہ ۳۳ مصری باب فی وجوہ مخاطباتہ)

یعنی یہ خطاب اس زمانہ کے لوگوں اور سب بعد کے لوگوں کے لئے ہے۔ اس آیت میں صرف آئندہ رسولوں کے آنے کا ہی ذکر نہیں۔ بلکہ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ وہ رسول باہر سے نہ ہوں گے بلکہ تم میں سے ہوں گے۔ یعنی تمہارے رسول کے تابع اور امتی ہوں گے۔

پس جب اس میں رسولوں کی آمد کا واضح الفاظ میں وعدہ دیا گیا ہے تو کس طرح یہ تسلیم کر لیا جائے کہ آیت خاتم النبیین کا مفہوم یہ ہے

تحریک وصیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ۔
"وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے۔ وصیت پیمانہ ہے ایمان کو ناپنے کا اور وصیت آئینہ ہے اپنی شکل دیکھنے کا۔ میں اس کے متعلق کچھ زیادہ نہیں کہتا صرف اتنا کہتا ہوں کہ میں تمہاری نسبت اللہ کو بہتر ہوں کہ معاملہ کے متعلق اور وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے"
(خطبہ جمعہ نمبر ۵ ۱۴) (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور یہ کہ آپ کے آنے سے ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہوگا۔ یہ آیات واضح طور پر اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ قرآن کریم ختم نبوت کے اس مفہوم اور اس حقیقت کو درست تسلیم نہیں کرتا جو ہمارے دوسرے علماء کرام کی طرف سے پیش کی جاتی ہے بلکہ قرآن کریم واضح طور پر اس نظریہ کی تائید کر رہا ہے جو جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے نبی آسکتے ہیں جو غیر شرعی اور امتی اور تابع نبی ہوں ہاں شرعی نبی اور مستقل نبی نہیں آسکتے۔ آیت خاتم النبیین بھی اس نظریہ کے مخالف نہیں۔ بلکہ یہ آیت اس نظریہ اور نکتہ نگاہ کی حامی ہے جو قرآن کریم کی دوسری آیات سے ثابت ہے اور جس کو میں ابھی پیش کر چکا ہوں۔

آیت "خاتم النبیین" کا صحیح مفہوم

خاتم النبیین کے معانی پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم میں خاتَم تاء کی زبر سے لکھا ہے جس کے معنی مُہر کے ہیں۔ دوسری قرأت خاتِم ہے جس کے معنی مہر لگانے والے کے ہیں۔ اور مہر لگانے سے غرض تصدیق ہوتی ہے۔ اس صورت میں خاتَم النبیین کے معنی یہ ہوئے کہ آپ سب نبیوں کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ یعنی کسی نبی کی نبوت اس وقت تک ثابت نہیں ہو سکتی جب تک کہ آپ کی مہر تصدیق اس کے ساتھ نہ ہو۔ شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی خاتم النبیین کی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

"بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ رتبی اور زمانی ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں اور جن کو نبوت ملی ہے آپ ہی کی مہر لگ کر ملی ہے۔"

(قرآن مجید مترجم شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب و مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مطبوعہ مدینہ پریس بجنور)

پھر خاتم کے معنے عربی زبان میں انگوٹھی کے بھی ہوتے ہیں۔ اور انگوٹھی کی غرض زیب و زینت ہوتی ہے۔ اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے لئے باعثِ زینت ہیں۔ جس طرح انگوٹھی پہننے والے کے لئے زینت کا موجب ہوتی ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ انبیاء کو پاکیزہ صورت میں پیش کرنے کا سہرا بھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی لائی ہوئی کتاب قرآن مجید ہے۔ ورنہ جس رنگ میں ان انبیاء کے حالات ان کی اپنی کتب میں مذکور ہیں۔ ان کے پیش نظر تو وہ اعلےٰ درجہ کے انسان بھی ثابت نہیں ہوتے چہ جائیکہ ان کو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی سمجھا جائے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب نبیوں کے صحیح مقام کو پیش فرمایا۔ اور ان کی عزت کو قائم کیا۔ اور ان کا برگزیدہ ہونا اپنے متبعین پر ظاہر فرمایا۔ اور اس طرح آپ ان کے لئے باعث زینت و اکرام بنے۔ ان لفظی معنوں کے علاوہ اگر محاورہ کو مدنظر رکھا جائے تو خاتم النبیین مرکب اضافی ہے۔ لفظ خاتم مضاف اور النبیین مضاف الیہ اس قسم کا مرکب اضافی جو کسی کی مدح میں استعمال ہوا ہو تو اس کے معنے ہمیشہ اس جماعت مضاف الیہ کا اعلےٰ کامل اور انتہائی افضل فرد کے ہوتے ہیں۔ اور وہ فرد اپنے کمال میں بے مثال اور عدیم النظیر ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے استعمالات کی متعدد مثالیں ہماری طرف سے شائع کی جا چکی ہیں۔ جیسے خاتم الشعراء۔ خاتم الاولیاء۔ خاتم الاصفیاء وغیرہ وغیرہ۔ اس صورت میں خاتم النبیین کے معنے محاورہ لغت کی رو سے یہ ہوں گے کہ آپ پر کمالات نبوت ختم ہیں۔ اور آپ اس کمال میں انتہاء کو پہنچے ہوئے ہیں اور کوئی دوسرا ان کے درجہ اور پایہ کا نہیں بہرحال لفظی معنے لئے جائیں یا محاورہ کے ان معنوں کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اکمل اور افضل الانبیاء ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ نہ یہ کہ آپ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا بھی نہیں آسکتا۔ اور یہ کہ کلی طور پر نبوت کا دروازہ آپ کے آنے کے بعد بند ہو گیا ہے۔

ختم نبوت کی تفسیر زبان نبوی سے

خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ختم نبوت کا یہی مفہوم سمجھتے تھے کہ آپ کے بعد امتی اور غیر شرعی نبی آسکتا ہے۔ اور آیت خاتم النبیین اس قسم کے نبی کے آنے میں روک نہیں۔ آیت خاتم النبیین جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے ۵ھ میں نازل ہوئی۔ اور حضور کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات ۹ھ میں ہوئی۔ ان کی وفات پر حضور نے فرمایا:-

"لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔"

(ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۷)

اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی ہوتا پس آیت خاتم النبیین کے نازل ہونے کے پانچ سال بعد حضور کا یہ فرمانا ثابت کرتا ہے کہ حضور آیت خاتم النبیین سے نبوت کا کلی بند ہونا نہیں سمجھتے تھے اگر آپ کے بعد آپ کے تابع نبی آنے میں آیت خاتم النبیین روک ہوتی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کبھی یہ نہ فرماتے کہ ابراہیم اگر زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا۔ بلکہ یہ فرماتے کہ اگر ابراہیم زندہ بھی رہتا تو نبی نہ ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں آیت خاتم النبیین روک ہے مگر حضور نے ایسا نہیں فرمایا۔ بلکہ کہا تو یہ کہا کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی بن جاتا جبکہ آیت خاتم النبیین پانچ سال پہلے نازل ہو چکی تھی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس بات کو اچھی طرح سمجھتے تھے کہ ختم نبوت کا ارشاد آچکا ہے مگر باوجود اس کے آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور نبی بن جاتا۔ اس بات کا قطعی اور یقینی ثبوت ہے کہ ختم نبوت کے باوجود امت محمدیہ میں کسی قسم کی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔

حضرت ملا علی قاریؒ کا عقیدہ

چنانچہ حضرت ملا علی قاری جو فقہ حنفیہ کے مشہور اور زبردست امام ہیں۔ اس حدیث سے انہوں نے امکان نبوت پر استدلال کیا ہے اور لکھا ہے۔ لو عاش ابراھیم وصار نبیا وکذا لو صار عمرؓ نبیا لکان من اتباعہ علیہ السلام یعنی اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی بن جاتے اور اسی طرح اگر حضرت عمر نبی ہو جاتے تو یہ دونوں آپ کے متبعین ہی رہتے۔ (موضوعات کبیر صفحہ ۵۸-۵۹)

پھر یہی مشہور امام لکھتے ہیں۔ ان کا نبی ہو جانا آیت خاتم النبیین کے خلاف نہ ہوتا۔ پھر فرماتے ہیں:-

"فلا ینا قض قولہ تعالیٰ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ (ایضاً)

یعنی ان کا نبی ہو جانا خدا تعالیٰ کے قول خاتم النبیین کے خلاف نہ ہوتا کیونکہ خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپکی شریعت کو منسوخ کرے اور آپکی امت میں سے نہ ہو۔ امام ملا علی قاری صاحب نے اس حدیث کی تشریح میں خاتم النبیین کے معنوں کی دو شرطوں کیساتھ تعیین کر دی ہے اوّل یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپکی شریعت کو منسوخ کرے۔ دوم یہ کہ آپکے بعد کوئی ایسا نبی بھی نہیں آسکتا جو آپکی امت سے باہر ہو۔ اور یہ وہی تشریح اور توضیح ہے جو ختم نبوت کی جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے کہ غیر شرعی اور امتی نبی آسکتا ہے۔ شرعی اور بلاواسطہ نبی نہیں آسکتا۔

حضرت عائشہؓ کا عقیدہ

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام خاتم النبیین کے کیا معنی سمجھتے تھے۔ اور ان کے نزدیک ختم نبوت کی کیا حقیقت تھی۔ سب مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت عائشہؓ کا علمی مرتبہ بہت بلند تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں قرآن مجید کے معانی سمجھنے میں خاص ملکہ رکھتی تھیں۔ بڑے بڑے صحابہ آپ سے فتویٰ پوچھا کرتے تھے۔ آپ فرماتی ہیں۔ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ (مجمع البحار صفحہ ۸۵) یعنی لوگو یہ تو کہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضرت عائشہؓ کے اس قول سے ظاہر ہے کہ آپ خاتم النبیین کے یہ معنے ہرگز ہرگز نہ سمجھتی تھیں کہ آپ اس رنگ میں آخری نبی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہ ہوگا بلکہ جو لوگ خاتم النبیین سے یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کے بعد مطلقاً کوئی نبی نہیں آسکتا۔ حضرت عائشہؓ کے نزدیک وہ غلطی پر ہیں ورنہ آپ یہ کیوں فرماتیں کہ یہ تو کہو آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ لیکن یہ ہرگز مت کہو کہ آپ کے بعد نبی نہیں۔

حضرت علیؓ کا عقیدہ

حضرت علیؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور آپ کی لخت جگر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے خاوند اور چوتھے خلیفہ تھے کے متعلق روایت آتی ہے کہ آپ نے ایک شخص ابو عبدالرحمن بن سلمی نامی کو اپنے صاحبزادگان حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی تعلیم کے لئے مقرر کر رکھا تھا۔ ابو عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ کنت اقرئ الحسن والحسین فمر بی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وانا اقرئھما وقال لی اقرئھما وخاتم النبیین بفتح التاء (در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ مصری۔ مرتبہ امام سیوطی زیر آیت خاتم النبیین) یعنی میں حضرت حسن اور حضرت حسین کو پڑھایا کرتا تھا۔ تو ایک دفعہ جب میں ان صاحبزادگان کو پڑھا رہا تھا۔ حضرت علی بن ابی طالب میرے پاس سے گزرے اور مجھے مخاطب ہو کر فرمایا دیکھو انہیں خاتم النبیین کا لفظ ت کی زبر سے پڑھانا۔ خاتم کا لفظ عربی زبان میں دو طرح آتا ہے ایک ت کی زیر سے یعنی خاتِم اور ایک ت کی زبر سے یعنی خاتَم لیکن چونکہ ت کی زیر کی صورت میں غلط فہمی کا احتمال تھا۔ اسلئے حضرت علیؓ نے کمال دانشمندی اور دور اندیشی سے اس خطرہ کو بھانپ کر ابو عبدالرحمن کو تاکید فرمائی کہ دیکھنا میرے بچوں کو خاتم کا لفظ ت کی زبر سے پڑھانا زیر سے نہ پڑھانا۔ تا نبیوں کی مہر والے معنے مراد لئے جائیں اور کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ اور کہیں نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والا اور بند کرنیوالا آپ کو نہ سمجھ لیا جائے۔ اس لئے آپ نے فوراً ابو عبدالرحمن کو اس سے روک کر ہدایت کی کہ ت کی زبر سے یعنی خاتَم پڑھاؤ۔ تا ان صاحبزادوں اور ان کے استاد کے دل میں نبیوں کی مہر والے معنوں کا تصور مضبوطی سے قائم ہو جائے۔

حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ جو ابتدائی بزرگ ترین صحابہ میں سے ہیں ان کے بیانات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنے اور ختم نبوت کے مفہوم میں جو غلط رجحان پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔ اسے انہوں نے شروع میں ہی بھانپ لیا تھا اور تاکید سے وہ اس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ اور اس بات کی تلقین شروع کر دی تھی کہ بے شک یہ تو کہنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں لیکن یہ مت کہنا کہ آپ کے بعد اب کوئی نبی کسی قسم کا بھی نہیں آسکتا۔ (باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینجر)

نظامِ وصیت میں شامل ہونیوالوں کا مقام

از مکرم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نظامِ وصیت قائم فرماتے وقت تحریر فرماتے ہیں :-

"پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں ۔۔۔۔۔۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العٰلمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقعہ تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم۔ اے خدائے غفور و رحیم۔ تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے۔ اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورا ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العٰلمین۔

اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ یہ بہشتی مقبرہ ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِیْہَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجا لانا ہوگا۔"

(الوصیت صفحہ ۱۷ و ۱۸)

اس کے آگے حضور علیہ السلام نے وہ شرطیں بیان فرمائی ہیں جو بطور خلاصہ یہ ہیں :-

(۱) جو اس میں دفن ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے قبرستان کی توسیع اور اس کے خوشنما رکھنے کے لئے جو مصارف درکار ہیں ان میں حصہ لے۔ اس کا نام چندہ شرط اول ہے۔

(۲) اپنے ترکہ کے کم از کم دسویں اور زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ کے دینے کے لئے وصیت کرے۔ یہ روپیہ اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور یہ آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہیگی۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت کے ترقی دی جائے۔

(۳) اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔

(ملخص از رسالہ الوصیت صفحہ ۱۸ تا صفحہ ۲۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس خدائی برکتوں سے بھرے ہوئے اور پر تاثیر کلام میں نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کے لئے کچھ باتیں تو وہ بیان فرمائی ہیں جن کا انہیں اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے لازمی طور پر پابند ہونا ہوگا۔ اور کچھ باتوں کے لئے حضور علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے حضور میں نہایت عاجزی سے دعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس مقبرہ میں دفن ہونے والوں میں پیدا فرمائے۔ وضاحت کے لئے میں ان دونوں کو الگ الگ طور پر ایک ایک کر کے درج کرتا ہوں تا کہ وہ اچھی طرح سے ذہن نشین ہو سکیں۔

حضور نے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونیوالوں کے لئے جو باتیں پابندی کے لئے بطور شرط رکھی ہیں وہ یہ ہیں :-

(۱) اس قبرستان کی توسیع اور اسکو خوشنما رکھنے کے لئے اپنی حیثیت کے ۔۔۔۔۔ ۔۔۔ مطابق چندہ دیں جو اب ایک نمبر ہی وصیت کرنے وقت دیا جائیگا۔

(۲) اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن کے لئے اپنے ترکہ کے کم از کم دسویں حصہ کی وصیت کریں۔

(۳) وصیت کرنے والے تقویٰ اختیار کریں۔

(۴) محرمات سے پرہیز کریں

(۵) کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کریں اور

(۶) سچے اور صاف مسلمان ہوں۔

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے لئے حضور علیہ السلام نے دعا یہ فرمائی کہ وہ

(۱) پاک دل ہوں۔

(۲) درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔

(۳) دنیا کی محبت چھوڑ دینے والے ہوں۔

(۴) خدا کے لئے ہو گئے ہوں

(۵) اپنے اندر پاک تبدیلی رکھنے والے ہوں

(۶) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلانے والے ہوں۔

(۷) فی الواقعہ خدا کے ہو چکے ہوں۔

(۸) دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہ ہو۔

(۹) خدا کے فرستادہ پر سچا ایمان رکھنے والے ہوں

(۱۰) کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر رکھنے والے نہ ہوں۔

(۱۱) جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لانے والے ہوں۔

(۱۲) خدا کے لئے اور اس کی راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہوں

(۱۳) ایسے ہوں کہ خدا ان سے راضی ہو۔

(۱۴) بکلی خدا کی محبت میں کھوئے گئے ہوں

(۱۵) خدا کے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہوں

سو وصیت کرنے والے دیکھیں کہ خدا کے مامور نے ان کے لئے کتنا بڑا مقام تجویز کیا ہے۔ وہ ان باتوں پر بھی اچھی طرح سے غور کریں جو ان کے لئے بطور شرط رکھی گئی ہیں اور ان باتوں کو بھی ایک ایک کر کے دیکھیں جن کے لئے اس فرستادہ نے تین بار دعا فرمائی ہے اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ان وصیت کرنے والوں اور اس مقبرہ میں دفن ہونے والوں میں پیدا کرے۔ یہ درحقیقت ان کو اولیاء اللہ کے مقام پر لا کر کھڑا کرنا ہے۔ اس سے کمتر ہرگز نہیں۔ وہ جو فی الحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور ان کے کاروبار میں دنیا کی ملونی نہیں رہتی۔ اور وہ اپنا جان و مال خدا کے لئے فنا کر دیتے ہیں۔ اور اس کی محبت میں کھوئے جاتے ہیں۔ وہ بجز اولیاء اللہ کے اور کون ہیں لیکن اگر ان باتوں میں کمی ہے۔ اگر مال وصیت خدا کے لئے دیتے وقت انقباض ہے اور خوشی محسوس نہیں ہوتی۔ اگر خدا کے خوف سے اور ڈرتے ڈرتے دن اور رات بسر نہیں ہوتے۔ اگر ہر قسم کی بدی سے پرہیز نہیں اگر شرک اور بدعت کو کاموں میں دخل ہے اور اگر کامل سچائی دلوں میں داخل نہیں ہوئی اور خدا کی محبت نے بے خود نہیں کر دیا تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم ان پاکبازوں میں شمار کئے جانے کے قابل ہیں۔ جن کے لئے اللہ کے مامور نے اس نظام وصیت کو قائم فرمایا۔

خدا تعالےٰ کی برکتوں سے حصہ لینے اور اس کی آغوشِ محبت میں آجانے کے لئے بہت کچھ چھوڑنا پڑتا ہے اور بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔ قربانی ہی قرب کا مقام دیتی ہے۔ اور جنون ہی محبت کو کھینچتا ہے۔ نظام وصیت کا مغز یہی دو چیزیں ہیں۔ ان کے بغیر نظامِ وصیت میں داخل ہونا لاحاصل ہے

اے ہمارے غفور و رحیم خدا تو ہماری کمزوریوں کو دور فرما اور ہمارے گناہوں کو بخش۔ تو اپنے فضل و کرم سے ہمیں ایسی نیکیوں کی توفیق عطا فرما جن سے تو بہت ہی راضی ہو جائے

اے ہمارے خدا تو ہمیں اپنے پیارے مسیح موعود کی دعاؤں کا مصداق بنا اور ہمارے ذریعے سے اپنے حسن اور احسان کو ظاہر فرما تا دنیا تیرے قدموں کی طرف کھنچی آئے اور شیطان سے نجات پائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں تربیتی کلاس کا اہتمام

خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ایک دو روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۹۔۳۰ مارچ بروز جمعہ۔ ہفتہ مانگٹ اونچے میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔

جس میں مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے علاوہ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ گیانی واحد حسین صاحب نیز محمد اسمٰعیل صاحب منیر کی آمد بھی متوقع ہے۔

مجالس ہائے گوجرانوالہ سے درخواست ہے کہ تمام خدام اس کلاس میں شامل ہوں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

انصار اللہ اور وصولیوں کی رفتار

گذشتہ دو ماہ کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ جہاں تک چندہ مجلس کی وصولی اور ترسیل کا سوال ہے مجالس کا گذشتہ سال کے بقایا میں قدم یقیناً "تیز تر" ہے۔ خدا کرے اس میں اور ترقی ہو مگر دوسری مدات مثلاً چندہ تعمیر دفتر۔ سالانہ اجتماع اور اشاعت لٹریچر کی طرف توجہ کم ہے۔ براہ مہربانی اس طرف بھی توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (نائب قائد مال)

سولین اپرنٹسز پاکستان نیوی

پانچ سالہ اپرنٹس شپ از جولائی ۱۹۶۳ء پی این ڈاک یارڈ کراچی

شرائط:۔ آٹھویں کلاس پاس ۱/۴/۶۳ کو عمر ۱۵ تا ۱۷ سال

امتحان داخلہ ۸/۵/۶۳ کو کارساز جہاز میں

فارم درخواست اسسٹنٹ ٹریننگ کمانڈر۔ (ڈاک یارڈ) پی این ایس کارساز ڈاک روڈ کراچی سے یا نیول رکروٹنگ افسر لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور سے لیں۔ درخواستیں ۲۰/۴/۶۳ تک بنام اسسٹنٹ ٹریننگ کمانڈر ڈاک یارڈ پی این ایس کارساز ڈرگ روڈ کراچی (ب۔ٹ ۱۹/۳/۶۳)

کنری میں استاد و استانی کی ضرورت

میٹرک پاس استاد و استانی کی احمدیہ سکولوں میں ضرورت ہے اگر میاں بیوی ہوں۔ تو ان کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ معقول ملے گی۔ خواہشمند احباب نظارت تعلیم سے خط و کتابت کریں۔ ریٹائرڈ ٹیچرس بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ پڑھانے کا تجربہ اور اچھی صحت شرط ہے۔ (ناظر تعلیم)

لجنہ اماء اللہ منٹگمری کا سالانہ اجتماع

ضلع منٹگمری کی تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارا سالانہ اجتماع اپریل ۱۹۶۳ء کے وسط میں ہوگا۔ توقع ہے کہ حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ بھی تشریف لائیں گی۔ انشاء اللہ ضلع کی ہر لجنہ کوشش کرے کہ ان کی طرف سے زیادہ سے زیادہ ممبرات و ناصرات شامل ہوں۔ رہائش و خوراک کا انتظام مقامی لجنہ کرے گی۔

مندرجہ ذیل علمی مقابلہ جات میں شامل ہونے کی تیاری کریں۔

(۱) تلاوت قرآن کریم (۲) نظم خوانی از درثمین (۳) دینی معلومات (۴) تقریر

تقریری مقابلہ کے لئے عنوانات یہ ہوں گے

		عنوانات	وقت
لجنہ معیار اوّل۔	(سیکنڈ ایئر، بی۔ اے)	پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار	وقت سات منٹ
لجنہ معیار دوم۔	(میٹرک، فرسٹ ایئر)	آنحضرت صلعم کا توکل علی اللہ	" پانچ "
لجنہ معیار سوم۔	(عام مستورات)	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	" " "
ناصرات گروپ بڑا۔	(۱۱ سے ۱۵ سال تک)	آنحضرت صلعم کا دشمنوں سے سلوک	" " "
" چھوٹا۔	(۷ سے ۱۰ سال تک)	ہمارا پیارا رسول	" تین "

نوٹ:۔ دوسرے اضلاع کی لجنات بھی اگر اپنے نمائندے بھیج سکیں تو ان کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

خاکسارہ:۔ انور شاہدہ جنرل سیکرٹری لجنہ منٹگمری

تصحیح

الفضل مورخہ ۸/۳/۶۳، ۱۴/۳/۶۳ میں سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان کی وصایا شائع ہوئی ہیں مگر کتابت کی غلطی سے سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ کے حوالہ سے شائع ہو گئی ہے حالانکہ یہ وصایا قادیان کے سیکرٹری مجلس کارپرداز کی طرف سے شائع کی گئی ہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(۳) برادرم شریف اللہ خان صاحب کافی عرصہ سے قتل کے کیس میں ماخوذ ہیں۔ اب آخری اپیل کی ہے احباب جماعت دُعا فرمائیں خداوند تعالیٰ باعزت بری فرمائے۔ سید تنویر احمد ابن سید علی احمد صاحب مرحوم فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۴) میری بیوی عرصہ ۶ ماہ سے لگاتار بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (منشی محمد حسین ڈرگ روڈ کراچی)

(۵) میرا لڑکا لیارضہ بخار سخت بیمار ہے احباب اسکی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (خورشید احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھٹیالیاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

اپنی پیشکش کا جائزہ لیجئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں تمام جماعتیں سال میں کم از کم دو مرتبہ اپنے اس مالی جہاد کا محاسبہ کرنے کے لئے مکلف ہیں۔ جو تحریک جدید کے نام سے معروف ہے۔ ہر جماعت نے اپنے امام ایدہ اللہ کی خدمت میں تحریک جدید کے سال ۲۹/۱۹ کے لئے وعدے پیش کئے ہوئے ہیں۔ مارچ ۱۹۶۳ء کے آخری ایام میں ایسی تقریبات منعقد فرمائیے کہ آپ اپنی پیشکش کا جائزہ لے سکیں۔

۱۔ کیا آپ کی پیشکش افراد کی تعداد اور مالی استطاعت کے مطابق ہے؟

اس غرض کے لئے ۲۹ مارچ تا ۴ اپریل ۱۹۶۳ء ہفتہ تحریک جدید منائیے۔ نتیجۃً جو مخلصین نئے وعدے پیش کریں یا اپنے سابقہ وعدوں میں اضافہ فرمائیں گے ان کی اطلاعات از بس ضروری ہیں دفتر ہذا کو ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دفتر دوم کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا طریق

مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب ناظم تحریک جدید راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲ مارچ ۶۳ء کو ایک بچہ عطا فرمایا۔ جس کی طرف سے آپ نے دفتر دوم تحریک جدید کے لئے -/۵ روپیہ کا وعدہ ارسال فرما کر اسے سن پیدائش ہی سے تحریک جدید کا مجاہد بنانے کا اہتمام فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور نومولود کو عمر دراز بخش کر خادم دین بنائے۔ (آمین) قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ اگر جملہ احباب اپنے بچوں کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل کرنے کا پورا پورا خیال رکھیں۔ تو دفتر دوم انشاء اللہ مضبوط سے مضبوط تر ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ فرمایا۔

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں"

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کا ایک اہم جلسہ

مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۳ء بروز اتوار۔ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کی طرف سے مستورات کا ایک جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں محترمہ و مکرمہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر فرما رہی ہیں۔ نیز احمدی بہنوں سے بھی خطاب فرمائیں گی۔ لہٰذا ضلع گوجرانوالہ کی تمام احمدی مستورات سے درخواست ہے کہ وہ اس جلسہ میں شرکت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ضلع گوجرانوالہ کی لجنات کی صدر صاحبان سے گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی عہدیداروں کو ضرور اس جلسہ میں شامل کرنے کا انتظام فرمائیں۔ باہر آنے والی بہنوں سے گذارش ہے کہ وہ مورخہ ۳۱ مارچ ۶۳ء بروز اتوار صبح ۱۰ بجے مندرجہ ذیل ایڈریس پر ضرور پہنچ جائیں۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام گوجرانوالہ شہر کی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے کیا جائے گا۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ شہر)

درخواست ہائے دُعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا لڑکا عزیز مقبول احمد ذبیح شاہد واقف زندگی تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی طرف سے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مورخہ ۱۶ امان ۱۳۴۲ ہش/۱۶ مارچ ۱۹۶۳ء کو یوگنڈا (مشرقی افریقہ) روانہ ہو گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاندان حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ درویشان قادیان دارالامان تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کا مشرقی افریقہ میں جانا اسلام اور احمدیت اور خود اس کی ذات اور اس کے خاندان کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور جیسا کہ اس کا نام مقبول ہے اس کی یہ خدمت بھی مقبول ہو۔ اور اس کے ذریعہ سے بے شمار سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق ملے۔ آمین

(سردار عبدالحق شاکر واقف زندگی ربوہ)

۲۔ میرے ایک دوست محمد سلیم صاحب بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالمالک شاہد کھاریاں ضلع گجرات)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● کراچی ۲۲ مارچ۔ پاکستان نے اقوام متحدہ کے پانچ لاکھ ڈالر کے جو بانڈ خریدے ہیں۔ وہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب چوہدری ظفر اللہ خاں کے سپرد کرنے کے لئے گذشتہ روز اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھانٹ کے دفتر میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ اب تک ۵۸ ملک یہ بانڈ خرید چکے ہیں۔ اور پاکستان یہ بانڈ خریدنے کے لحاظ سے ۵۹ واں ملک ہے۔

● نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے گذشتہ روز اعلان کیا ہے کہ بھارت اپنی غیر جانبداری کی پالیسی برقرار رکھے گا۔ آپ نے کہا کہ چین کے حملہ سے پیدا شدہ صورت حال کے باوجود ہم غیر جانبداری کو ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے۔ کیونکہ اگر ہم غیر جانبداری کی پالیسی سے ہٹ گئے تو یہ "چین کی فتح" کے مترادف ہوگا۔ پنڈت نہرو نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بھارت پر چین کا حملہ دراصل ہماری غیر جانبداری کی پالیسی کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔

● نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا کہ وہ ناگا لیڈر مسٹر زید اے فیزو سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ وقت اس نوعیت کی ملاقات کے لئے موزوں نہیں سب سے پہلے ناگاؤں کی سرگرمیوں کو کچلنا ضروری ہے۔ پنڈت نہرو نے گذشتہ لوک سبھا میں وزارت خارجہ کے مطالبات زر پر بحث کے دوران بتایا کہ مجھے مسٹر فیزو کا خط لندن سے موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے بھارت آنے کی سہولتیں مانگی تھیں تاکہ مجھ سے ناگاؤں کے مسئلہ پر بات چیت کر سکیں۔

● انقرہ ۲۲ مارچ۔ ترکی کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ عرب ممالک کے متحد ہونے کے رجحان کے باوجود ترکی اور اسرائیل میں سفارتی تعلقات کے بحال ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے۔

● خرطوم ۲۲ مارچ۔ سوڈان کی پولیس نے چھاپہ مار کر دو کمیونسٹ لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے پولیس نے ان کے ایک پریس اور پروپیگنڈا کے سامان پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

● لندن ۲۲ مارچ۔ کل رات یہودیوں کے ہفتہ وار اخبار کے دفتر کے سامنے بم کا دھماکہ ہوا اس حادثہ میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

● لاہور ۲۲ مارچ۔ صوبائی اسمبلی کے سپیکر مسٹر مبین الحق صدیقی نے کہا ہے کہ جب تک اسلامی اقدار و روایات کو عملی صورت میں فروغ نہیں دیا جائے گا اس وقت تک معاشرہ کی موجودہ برائیاں دور نہیں کی جا سکتیں آپ نے زور دیا کہ ہمیں اپنے اسلاف کی زندگیوں کو مشعلِ راہ بنانا چاہیئے۔ اور زندگی کے ہر میدان میں اسلامی اصولوں سے راہنمائی حاصل کرنی چاہیئے۔

مسٹر مبین الحق صدیقی نے اس رائے کا اظہار کل شام ادارہ مرکزِ اتحاد پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ایک تقریب کے دوران کیا۔

● جکارتہ ۲۲ مارچ۔ انڈونیشی خبر رساں ایجنسی انتارا کی اطلاع کے مطابق چھ سو سے زائد روسی اور انڈونیشی سائنس دانوں کی ایک جماعت کوہ کراکوٹا کے تین آتش فشانی جزیروں کا تین روزہ سروے کر رہی ہے، یہ جزیرے ۱۸۸۳ء میں وجود میں آئے تھے، جبکہ کوہ کراکوٹا پھٹ پڑا تھا، اس پہاڑ کے پھٹنے سے ۳۵ ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوئے تھے، اور دھماکے دو ہزار میل دور آسٹریلیا میں سنے گئے تھے۔

● دہلی ۲۲ مارچ۔ مہاراجہ سکم اور امریکی دوشیزہ مس ہوپ کک کی شادی کل ریاست سکم میں ہوئی۔ مس ہوپ کک پہلی غیر ملکی خاتون ہیں جو سکم کے شاہی خاندان کی رکن بن گئی ہیں۔

● ریو ڈی جنیرو ۲۲ مارچ۔ یہاں دو ٹرکوں کے تصادم میں تیس افراد ہلاک اور ۹۲ افراد زخمی ہو گئے۔ تصادم اس وقت ہوا جب دونوں ٹرک ساؤ پولو کے نزدیک ایک دریا کو پل کے ذریعہ عبور کر رہے تھے۔

● لاہور ۲۲ مارچ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لندن میں ہونے والی دولت مشترکہ کے وزرائے تجارت کی کانفرنس میں وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ یہ کانفرنس ۱۳ اور ۱۴ مئی کو لندن میں منعقد ہوگی اور اس میں مشترکہ یورپی منڈی میں برطانیہ کی شمولیت کی کوششوں کی ناکامی سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کیا جائے گا کانفرنس میں دولت مشترکہ کے ممالک کے درمیان تجارت بڑھانے کے ذرائع پر بھی غور ہوگا۔

● لندن ۲۲ مارچ۔ اٹلی کے وزیر خارجہ اور برطانوی وزیر تجارت کے درمیان گذشتہ روز یہاں بات چیت ہوئی۔ اور دونوں نمائندوں نے یورپی ممالک کے درمیان تجارت اور ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی کے موضوع پر غور و خوض کیا۔

● قاہرہ ۲۲ مارچ۔ آئندہ ہفتے متحدہ عرب جمہوریہ اور کویت میں تجارتی معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے معاہدے کے ابتدائی مراحل کامیابی کے ساتھ طے ہو گئے ہیں۔ اور دونوں حکومتیں باہمی تعلقات کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کے لئے معاہدے بھی کریں گی۔

● لندن ۲۲ مارچ۔ الجزائری حکومت کو ان دنوں بیس لاکھ سے زیادہ یتیم بچوں کا مسئلہ درپیش ہے جو الجزائر کی طویل جنگ آزادی کے دوران اپنے والدین سے محروم ہو گئے۔ یہ بات الجزائری وفد کی رکن جمیلہ بوشا نے بتائی جو ان دنوں برطانیہ کا دورہ کر رہا ہے۔

● کراچی ۲۲ مارچ۔ حکومت پاکستان نے کراچی اور سیلون کے درمیان جہاز کی ایک نئی سروس کی اجازت دے دی ہے یہ جہاز کراچی اور کولمبو کے درمیان سفر کرے گا۔ جہاز پر پاکستانی جھنڈا ہوگا۔ اس سروس کی اجازت آزمائشی طور پر چھ ماہ کے لئے دی گئی ہے۔

● لندن ۲۲ مارچ۔ عراقی پٹرولیم کمپنی نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ گذشتہ ۲ ماہ میں عراق، بصرہ اور موصل کی پٹرول کمپنیوں کے تیل کے کنوؤں میں ۹۱ لاکھ ٹن تیل پیدا ہوا جبکہ ۱۹۶۲ء میں اسی عرصہ میں ۷۷ لاکھ ٹن تیل پیدا ہوا تھا۔

● یروشلم ۲۲ مارچ۔ اسرائیل اور اردن کے فوجی دستوں میں جھڑپ ہو گئی۔ ایک اسرائیلی فوج کے ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ اردن کے چند سپاہی سرحد عبور کر کے اسرائیل کے علاقے میں گھس آئے تھے۔ جس پر گولی مار کر ایک اردنی فوجی کو ہلاک کر دیا گیا لیکن دوسرا فوجی فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

● لاہور ۲۲ مارچ۔ زیڈ کورٹ ہاؤس میں حال ہی میں متروکہ مکانوں، دکانوں اور پلاٹوں وغیرہ کا جو نیلام ہوا اس سے حکومت کو قریباً چھیالیس لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی۔ اس نیلام میں کل دو سو چھتیس املاک نیلام کی گئیں محکمہ سیٹلمنٹ کی طرف سے ان کے لئے جو قیمت متعین کی گئی تھی وہ اکیس لاکھ روپے تھی۔ گویا محکمہ کی طرف سے متعین کردہ قیمت سے قریباً دو گنا رقم حاصل ہوئی یہ نیلام سات سے چودہ مارچ تک ہوا۔ اس نیلام میں حصہ لینے والوں کا دفتر کے باہر میدان میں خاصا ہجوم ہوتا تھا۔ یہ متروکہ املاک لاہور شہر کے مختلف سرکلوں میں واقع تھیں۔

● لاہور ۱۷ مارچ۔ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم لاہور ریجن نے اعلان کیا ہے کہ افضل پور کے وہ تربیت یافتہ اساتذہ جو ۱۹۶۰ء تا ۱۹۶۲ء جے وی اور ایس وی کے امتحانوں میں شریک نہیں ہو سکتے تھے، اب اپریل ۱۹۶۳ء میں منعقد ہونے والے امتحانوں میں شریک ہو سکتے ہیں۔ داخلہ کے فارموں کی وصولی کی آخری تاریخ ۱۰ اپریل مقرر ہے۔ اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائیگا۔

● انقرہ ۲۲ مارچ۔ لندن ٹائمز کے نمائندہ کی ایک اطلاع کے مطابق حکومت ترکی سابق صدر جلال بایار کو رہا کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ وہ حال ہی میں سخت بیمار ہو گئے تھے۔ ڈاکٹروں کی ایک جماعت نے قیصری جیل میں ان کا معائنہ بھی کیا۔ جہاں وہ عمر قید کی سزا بھگت رہے ہیں۔

اسی سالہ مسٹر جلال بایار نے حکومت کو ایک یادداشت بھیجی تھی جس میں انہوں نے انقرہ کے ہسپتال میں منتقل ہونے کی تجویز مسترد کر دی تھی۔ اور کہا تھا کہ ایک برس قبل جب یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ تو ہسپتال کے سٹاف نے ان کے ساتھ برا سلوک روا رکھا تھا۔ ہسپتال کے ڈاکٹروں نے اس الزام کی تردید کی ہے۔ باور کیا جاتا ہے کہ اگر مسٹر جلال بایار کو رہا کیا گیا تو وہ ترکی میں ہی قیام کریں گے۔

● ڈھاکہ ۲۲ مارچ۔ پیر کے روز بون یونیورسٹی کے شعبہ علوم اسلامیہ کی خاتون پروفیسر ڈاکٹر اینی میری شمل ڈھاکہ پہنچیں آپ جرمن کلچرل انسٹی ٹیوٹ ڈھاکہ کی دعوت پر یہاں آئی ہیں۔ ان کا اس صوبہ میں یہ دوسرا دورہ ہے ۱۹۶۲ء میں وہ پہلی بار مشرقی پاکستان آئی تھیں اور انہوں نے اسلامی علوم پر متعدد تقاریر کی تھیں۔

● گوجرانوالہ ۲۲ مارچ۔ محکمہ استمالِ اراضیات کے مصدقہ اعداد و شمار کے مطابق ضلع گوجرانوالہ کے بارہ سو اٹھارہ دیہات میں سے پانچ سو پچپن دیہات میں استمال کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ اور ایک سو بیالیس دیہات میں یہ کام جاری ہے۔ ضلع میں تیرہ گاؤں کو جن کا مجموعی رقبہ چھبیس ہزار تین سو ایکڑ ہے۔ ناقابلِ استمال قرار دے دیا گیا ہے۔

● لاہور ۲۲ مارچ۔ ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر شبیر بہادر پرنسپل لاء کالج پشاور کو ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پشاور مقرر کیا گیا ہے۔

● چیچہ وطنی ۲۲ مارچ۔ گذشتہ روز چک نمبر ۱۰۹/۷ آر کے بالمقابل نہر لوئر باری دوآب کے پل کا جنگلہ جس میں قریباً ایک سو فٹ پائپ اور سریا نصب تھا۔ کسی نے چوری کر لیا۔ متعلقہ حکام نہر نے پولیس میں مقدمہ درج کرا دیا ہے۔ پولیس ملزموں کا سراغ لگانے کی کوشش کر رہی ہے۔

دعائے مغفرت

خاکسار کے تایا زاد بھائی چوہدری غلام فرید صاحب سب انسپکٹر پولیس کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۴/۳ بروز جمعرات وفات پا گئے ہیں۔

مرحوم بہت نیک سادہ طبیعت اور سلسلہ کا درد رکھنے والے تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ اپنی رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

رمضان احمد ظفر ربوہ

درخواستِ دعا

برادرم عبد اللطیف صاحب کارکن فضل عمر ریسرچ لاہور کا لڑکا عزیزم اعجاز احمد عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

خاکسار۔ عبد الحمید ڈار فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور

مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس کی مختصر روئداد

بقیہ صفحہ اول

سے پہلے دعا ہوگی اور پھر شوریٰ کی کارروائی عمل میں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے فیصلوں میں بابرکت ڈالے۔ ہمارے یہ فیصلے ایسے ہوں کہ باطل کو مٹانے والے ہوں۔ اسلام اور احمدیت کو ترقی دینے اور حق کا بول بالا کرنے والے ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا بول بالا کرنے والے ہوں۔

اس مختصر لیکن نہایت درجہ پراثر خطاب کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ نمائندگان اور دیگر حاضرین شریک ہوئے۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کی چوالیسویں مجلس مشاورت کا افتتاح حسب معمول اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کے ساتھ عمل میں آیا۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب سیکرٹری نگران بورڈ کو بلا کر پاس بیٹھنے اور شوریٰ کی کارروائی انجام دینے میں ہاتھ بٹانے کی ہدایت فرمائی۔

کارروائی کا آغاز اور ایک بشارت

بعدہٗ شوریٰ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کی۔ ازاں بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے نمائندگان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں دوستوں کو یہ بشارت دینا چاہتا ہوں کہ قرآن مجید کی انگریزی تفسیر کا کام جو آج سے ۲۱ سال پہلے شروع ہوا تھا اور اس کے ابتدائی حصہ میں مجھے بھی کام کرنے کی توفیق ملی تھی اور جس پر حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی سالہا سال کام کیا تھا۔ اور آپ کے بعد سے مکرم ملک غلام فرید صاحب اس کام کو انجام دے رہے تھے اب اس کا آخری حصہ بھی مکمل ہو کر آ گیا ہے اور اس طرح خدا کے فضل سے یہ کام مکمل ہو گیا ہے۔ اس آخری حصہ کی قیمت ۱۵ روپے فی جلد ہے۔ کتاب کی طباعت خوبصورت ہے اور کاغذ بھی عمدہ ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اسے خریدیں خود بھی پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں تک بھی اسے پہنچائیں۔

مجلس مشاورت کی رپورٹ

ازاں بعد آپ نے سیکرٹری صاحب مشاورت کو ہدایت فرمائی کہ مجلس مشاورت کی رپورٹ آئندہ تین ماہ کے اندر مکمل ہو کر کتابی شکل میں طبع ہو جانی چاہیئے اور جلد سے جلد جملہ نمائندگان تک پہنچ جانی چاہیئے تاکہ وہ اس کا بغور مطالعہ کر کے مجلس شوریٰ کے فیصلوں پر عملدرآمد کر سکیں اور آئندہ کے لئے نئی تجاویز سوچ کر بھجوا سکیں۔

ایک ضروری نوٹ

بعدہٗ آپ نے نمائندگان کو اپنا ایک ضروری نوٹ پڑھ کر سنایا جو آپ نے پچھلے دنوں امراء اضلاع اور ڈویژنل امراء کو بذریعہ رجسٹرڈ خطوط بھجوایا تھا اور جس میں آپ نے انہیں توجہ دلائی تھی کہ بعض عناصر کی طرف سے جماعت کے خلاف پھر وہی حالات پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جیسا کہ ۱۹۵۳ء میں ہوئے تھے اس لئے جماعت کو پوری طرح ہوشیار اور چوکس رہنا چاہیئے اور دعائیں کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ اسی تعلق میں آپ نے اپنے بعض رؤیا بھی سنائے اور جماعت کو ہوشیار رہنے اور دعائیں کرنے کی پرزور تلقین فرمائی۔

ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے

چار سب کمیٹیوں کا تقرر

بعدہٗ حضرت میاں صاحب کی ہدایت پر سیکرٹری مشاورت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے شوریٰ کا ایجنڈا پڑھ کر سنایا جو نظارت علیا، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، نظارت بیت المال، نظارت اصلاح و ارشاد، نظارت امور عامہ، نظارت تعلیم اور تحریک جدید کے تحت پیش ہونیوالی پندرہ تجاویز پر مشتمل تھا اور ان میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بجٹ بابت ۶۴-۱۹۶۳ء بھی شامل تھے۔ ایجنڈا پیش ہونے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا کہ ایجنڈے پر غور کرنے کیلئے چار سب کمیٹیاں مقرر کی جائیں گی۔ پہلی سب کمیٹی جو نظارت علیا اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے تحت آنیوالی تجاویز پر غور کریگی ۴۲ ارکان پر مشتمل ہوگی۔ دوسری سب کمیٹی نظارت بیت المال اور نظارت تعلیم سے متعلق تجاویز پر غور کریگی۔ اور اس کے اراکین کی تعداد ۴۱ ہوگی۔ تیسری سب کمیٹی میں نظارت اصلاح و ارشاد اور نظارت امور عامہ کی تجاویز زیر غور آئیں گی۔ اور اس کے ۲۷ ممبران ہوں گے۔ چوتھی سب کمیٹی تحریک جدید کے بجٹ کو زیر غور لا کر رپورٹ پیش کریگی اور یہ پندرہ اراکین پر مشتمل ہوگی۔ اس کے بعد حضرت میاں صاحب نے باری باری ان سب کمیٹیوں کے لئے نام پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ نام پیش ہونے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے سب کمیٹی نظارت علیا و پرائیویٹ سیکرٹری کا صدر مکرم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کو اور سیکرٹری حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم کو مقرر فرمایا۔ اسی طرح سب کمیٹی بیت المال اور تعلیم کے صدر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ سابق پنجاب اور سیکرٹری مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال مقرر ہوئے۔ اور سب کمیٹی اصلاح و ارشاد اور امور عامہ کیلئے بطور صدر مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ اور بطور سیکرٹری مکرم میجر عارف زمان صاحب ناظر امور عامہ کا تقرر عمل میں آیا۔ نیز سب کمیٹی تحریک جدید کے صدر مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور اور سیکرٹری مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید مقرر ہوئے۔

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے افتتاحی اجلاس کے اختتام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجلس مشاورت کا اگلا اجلاس مورخہ ۲۳ مارچ کو ۹ بجے صبح شروع ہوگا۔

(مجلس مشاورت کے دیگر اجلاسوں کی روئداد آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں۔)

قومی تعمیر اور بقا کیلئے مکمل اتحاد ضروری ہے

"یوم پاکستان" کے موقع پر قوم کے نام صدر ایوب کا پیغام

راولپنڈی ۲۳ مارچ۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے یوم پاکستان کے موقع پر ایک پیغام میں قوم سے سیسہ پلائی دیوار کی طرح متحد ہو کر رہنے کی اپیل کی ہے۔ آپ نے کہا ہمیں اتحاد کو محض نظریہ یا سیاسی نعرے کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اپنی بقا کے لئے اسے واحد لائحہ عمل سمجھنا چاہیئے۔ ہمیں اس بات کا یقین کر لینا چاہیئے کہ اگر آنے والے دنوں میں ہم یکجا و متحد نہ ہوئے اور مصمم ارادے کے ساتھ اپنے آپ کو قومی تعمیر کے لئے وقف نہ کیا تو ایک خوفناک قومی تباہی کا خطرہ مول لیں گے۔

صدر ایوب نے قوم کے نام یہ پیغام کل رات ریڈیو پاکستان کے قومی پروگرام میں نشر کیا۔ آپ نے کہا ہمارے اقتصادی مسائل داخلی معاملات اور بیرونی خطرات "ایک مضبوط اور طاقتور" حکومت کے مقتضی ہیں اور اس قسم کی حکومت محب وطن عناصر کی امداد کے بغیر قائم نہیں ہو سکتی۔ ہم بڑے نازک حالات میں سے گزر رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے میرے اوپر ایک بہت بڑی ذمہ داری آن پڑی ہے ملک کو جن داخلی مسائل اور بیرونی خطرات کا سامنا ہے میں ان سے پوری طرح باخبر ہوں اور میرا ایمان ہے کہ اگر محب وطن عناصر کی حمایت حاصل ہو تو ان مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے

صدر ایوب نے کہا ہم ایک مشکل اور کٹھن دور سے گزر رہے ہیں۔ اور اس میں محض نعرہ بازی اور الفاظ کے ہیر پھیر سے مسائل کو حل نہیں کیا جا سکتا۔ ہم اپنے مسائل کو صرف محنت شاقہ اور مخلص و دیانتدارانہ کوششوں سے حل کر سکتے ہیں۔ مزید براں اگر ہم آپس میں منقسم رہے تو ان مسائل کو کبھی حل نہیں کر پائیں گے۔

جزیرہ بالی میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد گیارہ سو تک پہنچ گئی

پانچ ہزار اشخاص مجروح اور چار لاکھ افراد بے گھر ہو گئے

ڈن پسر (بالی) ۲۱ مارچ۔ انڈونیشیا کے جزیرہ بالی میں آتش فشاں پہاڑ پھٹنے سے مرنیوالوں کی تعداد گیارہ سو تک پہنچ گئی ہے۔ اس کے علاوہ چار لاکھ افراد بے گھر ہو گئے ہیں یہ آتش فشاں "گونونگ اگونگ" سے ابھی تک لاوا ابل رہا ہے اور اس کی مشرقی ترائی میں تین گاؤں جن کی آبادی چھ سو افراد سے زیادہ ہے ابلتے ہوئے لاوا کی لپیٹ میں آ گئے ہیں۔ یہ اعداد و شمار بالی کے گورنر نے بتائے ہیں۔ ادھر انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو نے بالی کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا ہے۔ بالی پولیس کے امدادی سیکشن کے چیف ڈاکٹر انور سیتو نے بتایا ہے کہ پولیس کی گشتی کشتیاں جزیرہ کے مشرقی ساحل پر بھیجی جا رہی ہیں تاکہ جو دیہات آفت میں گھر گئے ہیں ان کی آبادی کو محفوظ مقامات پر پہنچایا جائے۔ ڈاکٹر انور نے کل ایک طیارے میں آتش فشاں پہاڑ کے اوپر پرواز کرنے کے بعد بتایا کہ صورت حالات بہت خطرناک ہے آپ نے کہا کہ پہاڑ کی مغربی جنوبی اور شمالی اطراف سے بری راستوں کے ذریعے آبادی کا انخلاء ناممکن ہے۔ یہ اطراف لاوا، آتش فشاں راکھ اور کیچڑ کے سیلاب سے اٹی پڑی ہیں۔ مسٹر انور نے مزید بتایا کہ اب تک پہاڑ کی ترائیوں سے تین لاکھ افراد کو نکالا جا چکا ہے۔ مگر پناہ گزینوں کی صحیح تعداد نہیں بتائی جا سکتی کیونکہ سینکڑوں مہاجرین اپنے دیہات کو واپس چلے گئے ہیں اور وہاں عبادت کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ انہیں اپنے دیہات میں ہی بیٹھ کر خدا کے حضور رحم کی دعا کرنی چاہیئے۔ وہ اس وہم میں مبتلا ہیں کہ اگر وہ گھروں سے بھاگ گئے تو خدا ان پر زیادہ سخت عذاب نازل کرے گا۔ مسٹر انور نے کہا کہ زخمیوں کی تعداد پانچ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اس کے علاوہ مشرقی بالی میں لاوا سے سینکڑوں ایکڑ میں بوئی ہوئی دھان کی فصل تباہ ہو گئی ہے۔ آتش فشاں پہاڑ اسی علاقہ میں واقع ہے۔

مصر، شام اور عراق کی فیڈریشن

چند روز تک قائم ہو جائے گی

قاہرہ ۲۳ مارچ متحدہ عرب جمہوریہ اور شام کے مابین عراق سے مل کر ایک یونین قائم کرنے سے متعلق بات چیت کے دوسرے دور کے خاتمہ پر ایک مشترکہ اعلان میں بتایا گیا کہ شام اور عراق میں انقلاب کے بعد تینوں ملکوں کی ایک فیڈرل یونین قائم ہونے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ یونین قائم ہونے کے بعد ہر آزاد ملک اس یونین میں شامل ہو سکے گا۔

اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ دوسرے دور میں شام اور مصر کے سابقہ ادغام کی ناکامی کا مسئلہ انتہائی دوستانہ ماحول میں زیر بحث آیا۔

گفتگو کے تیسرے دور میں عراق بھی شریک ہوگا جو توقع ہے کہ آئندہ ہفتہ یا اتوار سے شروع ہوگی دمشق کے اخبارات نے امید ظاہر کی ہے کہ آئندہ چند دنوں کے اندر تینوں ملکوں کی فیڈریشن قائم ہو جائیگی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴